روزہ، صدقۂ فطر اور عید الفطر

فضائل اور مسائل

www.KitaboSunnat.com

حافظ محمد زاہد
فاضل وفاق المدارس العربیہ
ایم اے علوم اسلامیہ

منور پبلی کیشنز لاہور
55' بلاک سی محمد پورہ ٹاؤن لاہور 03214291906

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیه ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

روزہ‘ صدقہ فطر اور عید الفطر

فضائل اور مسائل

حافظ محمد زاہد
فاضل وفاق المدارس العربیہ
ایم اے علومِ اسلامیہ

منور پبلی کیشنز لاہور
55‘ بلاک سی‘ جوہر ٹاؤن‘ لاہور 03214291904

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

زیرِ نظر کتابچہ ’’روزہ‘ صدقہ فطر اور عید الفطر: فضائل اور مسائل‘‘ دراصل میرے چار مضامین (بعنوان: ① روزہ: آفاقیت‘ احکام‘ فضائل اور آسانیاں ② روزے کے 100 مسائل ③ صدقہ فطر: احکام وفضائل ④ عید الفطر: احکام وفضائل) پر مشتمل ہے جو مختلف رسالوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ اِن کی افادیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اور بعض دوستوں کے توجہ دلانے پر ان مضامین کو نظر ثانی کے بعد یکجا کر کے ایک کتابچہ کی شکل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس کتابچہ میں اگر کوئی غلطی دیکھیں یا بہتری کی کوئی گنجائش محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کہ میری اس کاوش کو قبول فرما کر ہم سب کے لیے دنیا اور آخرت کی کامیابیوں کا ذریعہ بنائے۔ آمین یارب العالمین!

جون 2012ء/شعبان 1433ھ — حافظ محمد زاہد

H.No. 55, Block "C", Johar Town, Lahore. Res. # 0423-5162866
Cell # 0321 4291904 - Email: pmzahids@yahoo.com
Web: www.facebook.com/pmzahid

پرنٹ لائن

نام کتاب: ______ روزہ‘ صدقہ فطر اور عید الفطر: فضائل اور مسائل
مصنف: ______ حافظ محمد زاہد
طبع اوّل (جون 2012ء): ______ 1100
ناشر وزیر اہتمام: ______ منور پبلی کیشنز‘ لاہور
ملنے کا پتا: ______ 55‘ بلاک "C" جوہر ٹاؤن‘ لاہور
فون: 03214291904
قیمت: ______ 30 روپے

جملہ حقوق محفوظ

ISBN: 978-969-9781-01-8

محکم دلائل وبراہین سے مزین،متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوانات

روزہ: آفاقیت 'احکام' فضائل اور آسانیاں 3

☆روزہ کی آفاقیت 4
☆ہندومت میں روزہ کا تصور 4
☆یہودیت میں روزہ کا تصور 5
☆عیسائیت میں روزہ کا تصور 6
☆عرب کے دورِ جاہلیت میں روزہ کا تصور 6
☆روزہ کی آفاقیت بیان کرنے کا مقصد 7
☆اسلام میں روزہ کا حکم 7
☆صوم کے لغوی معنی 7
☆صوم کی شرعی تعریف 8
☆روزوں کے لیے ماہِ رمضان کا انتخاب' کیوں؟ 8
☆اسلام میں روزہ کے فضائل 9
☆اسلام میں روزہ کی آسانیاں 10
☆حواشی 12

روزے کے 100 مسائل 13

☆روزہ کی نیت سے متعلق مسائل 13
☆سحری سے متعلق مسائل 14
☆افطاری سے متعلق مسائل 14
☆جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے 15
☆جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا 17
☆عورتوں کے مخصوص مسائل 19
☆شیخ فانی سے متعلق مسائل 19

☆مریض سے متعلق مسائل 20
☆مسافر سے متعلق مسائل 20
☆روزے کا فدیہ 21
☆روزے کا کفّارہ 21
☆روزے کے متفرّق مسائل 22
☆اخذ واستفادہ 23

صدقہ فطر: احکام وفضائل 24

☆صدقہ فطر کی تعریف 24
☆صدقہ فطر کی شرعی حیثیت 25
☆صدقہ فطر کا مقصد 25
☆صدقہ فطر کس پر واجب ہے 26
☆صدقہ فطر کے حوالے سے چند اصولی مسائل 26
☆صدقہ فطر کی مقدار 26
☆صدقہ فطر کی مقدار اور قیمت کا چارٹ 27
☆صدقہ فطر ادا کرنے کا وقت 28
☆صدقہ فطر کے مصارف 28
☆صدقہ فطر کی برکات 29
☆صدقہ فطر: بارگاہِ الٰہی میں اِک اِلتجا! 29

عیدالفطر: احکام و فضائل 30

☆عیدالفطر کی رات کی فضیلت 30
☆عیدالفطر کے دن کی فضیلت 31
☆عیدالفطر کے دن کے مستحب اعمال 31
☆عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی نماز کا طریقہ 32
☆عید کی نماز کے بارے میں چند مسائل 32

تعارفِ مؤلف 33

محکم دلائل وبراہین سے مزین،متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزہ

۞ آفاقیت ۞ احکام ۞ فضائل ۞ آسانیاں

توحید و رسالت کی شہادت کے بعد نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج اسلام کے عناصرِ اربعہ ہیں۔ ایسی کئی احادیث ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ نے ان پانچوں چیزوں کو اسلام کے ارکان اور ستون بتایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ: شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَاِقَامِ الصَّلَاةِ، وَاِیْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَیْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ)) ①

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔''

اسی طرح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیثِ جبرائیل میں اسلام کے متعلق سوال کے جواب میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَتُقِیْمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِیَ الزَّكَاةَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا)) ②

''اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور نماز قائم کرے، اور زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرے۔''

اور پھر ان چار چیزوں میں سے بھی نماز اور روزہ کی زیادہ اہمیت ہے، اس لیے کہ یہ ہر

مسلمان پر فرض ہیں، جبکہ زکوٰۃ صاحبِ نصاب پر اور حج صاحبِ استطاعت پر فرض ہے۔

اس مضمون کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے: ① روزہ کی آفاقیت ② اسلام میں روزہ کا حکم ③ اسلام میں روزہ کے فضائل ④ اسلام میں روزہ کی آسانیاں۔

روزہ کی آفاقیت

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٨٣﴾﴾ (البقرة)

''اے ایمان والو! تم پر روزہ رکھنا فرض کر دیا گیا ہے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔''

﴿كَمَا كُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ فرما کر اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کی طرف اشارہ کر دیا کہ تم پر روزوں کی یہ فرضیت کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ ہم نے تم سے پہلی امتوں پر بھی روزے اسی طرح فرض کیے تھے جیسے تم پر کیے جا رہے ہیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ روزے کی یہ عبادت آفاقی ہے جو دنیا کے تقریباً تمام مذاہب میں پائی جاتی ہے۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کی تردید ممکن نہیں۔

Encyclopedia of Religion میں لفظ روزہ (Fasting) کے تحت مضمون نگار لکھتا ہے:

''روزہ یعنی غذا سے مکمل یا جزوی پرہیز ایک ایسا آفاقی عمل ہے جو مشرق و مغرب کی تقریباً سبھی تہذیبوں میں پایا جاتا ہے۔'' ③

ذیل میں غیر آسمانی مذاہب میں سے ہندومت اور آسمانی مذاہب میں سے یہودیت اور عیسائیت میں روزہ کے تصور کو بطور مثال کے مختصراً ذکر کیا جاتا ہے:

ہندومت میں روزہ کا تصور

اس تہذیب میں روزہ کے لیے ''برت'' کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے اور یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین،متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برت مختلف مواقع پر رکھا جاتا ہے' مثلاً عورتیں دیویوں کو خوش کرنے کے لیے برت رکھتی ہیں' جوگی اپنے چلّہ کشی کے دوران اکل وشرب سے پرہیز کرتے ہیں' جب چاند پورا ہوتا ہے تو اس دن بیویاں اپنے شوہروں کی لمبی عمر کے لیے برت رکھتی ہیں' گناہوں کے کفارے اور بدشگونی سے بچنے کے لیے برت رکھا جاتا ہے۔ الغرض یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ہندومت درحقیقت روزوں' دعوتوں اور تہواروں کا مذہب ہے۔

یہودیت میں روزہ کا تصور

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جو نسل ان کے پوتے حضرت یعقوب علیہ السلام سے آگے چلی' وہ بنی اسرائیل کہلاتی ہے۔ بنی اسرائیل کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے شریعت سے نوازا گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لیے کوہِ طور پر گئے تو وہاں انہوں نے چالیس دن کا روزہ رکھا تھا۔ تورات میں موسیٰ علیہ السلام کے اس روزے کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا ہے:

''اور موسیٰ خداوند کے پاس چالیس دن اور چالیس رات رہا۔ نہ روٹی کھائی اور نہ پانی پیا۔ اور اس نے عہد کا کلام' دس احکام دو لوحوں پر لکھے۔''(۴)

یہودیوں پر عاشورہ یعنی دس محرم کا روزہ بھی فرض کیا گیا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات دی تھی۔ یہودیوں کی مذہبی کتاب ''تورات'' میں اس روزے کا ذکر ان الفاظ میں ملتا ہے:

''یہ تمہارے لیے ابدی فرض ہوگا کہ ساتویں مہینے کی دسویں تاریخ کو تم میں سے ہر ایک' کیا دیسی کیا پردیسی' نفس کشی کرے (روزہ رکھے) اور کوئی کام نہ کرے' کیونکہ اس روز تمہاری پاکیزگی کے لیے تمہارے واسطے کفارہ دیا جائے گا۔''(۵)

عاشورہ کا یہ روزہ غروب آفتاب سے شروع ہوتا ہے اور تقریباً 25 گھنٹے بعد اگلے روز رات کے شروع ہونے تک رہتا ہے۔ اس روزے کے دوران کھانے پینے اور میاں بیوی کے درمیان جنسی تعلق سے مکمل پرہیز کیا جاتا ہے۔ چمڑے کے جوتے جو آرام اور آسائش کی علامت ہیں' کا پہننا بھی اس روزے میں ممنوع ہے۔ یہودی اپنا بیش تر وقت صومعہ

(یہودیوں کی عبادت گاہ) میں گزارتے ہیں اور دن کے آخر میں خاص طور پر خدا تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرتے ہیں۔ روزے کے دوران خمسہ موسیٰ' یونس کی کتاب اور دیگر احوال و واقعات پڑھے جاتے ہیں۔(۶)

عیسائیت میں روزہ کا تصور

یہودیت کی طرح عیسائیت میں بھی روزے کا وجود پوری شان سے ملتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی چالیس دن رات کا روزہ رکھا تھا۔ بائبل میں اس کا تذکرہ ان الفاظ میں ملتا ہے:

''اور جب وہ چالیس دن اور چالیس رات روزہ رکھ چکا' آخر کار بھوکا ہوا۔''(۷)

رومن کیتھولک کے ہاں Good Friday اور Ash Wednesday کے موقعوں پر جزوی روزے رکھنے کا رجحان اب بھی پایا جاتا ہے۔ ان روزوں کا پس منظر یہ ہے کہ عیسائی روایات کے مطابق بدھ کے دن صبح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کیا گیا تھا اور جمعہ کے دن سولی پر لٹکایا گیا تھا۔

عیسائیوں کے ہاں اور روزے بھی پائے جاتے تھے' مثلاً ایسٹر سے قبل چالیس دن کے روزے۔ اسی طرح وہ بہار کے موسم میں اچھی فصل کے حصول کے لیے بھی روزے رکھتے تھے۔

عرب کے دورِ جاہلیت میں روزہ کا تصور

نبی کریم ﷺ کی بعثت سے قبل اہلِ عرب کے ہاں بھی روزے کا واضح تصور موجود تھا۔ اہلِ عرب یہودیوں کی طرح یوم عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ اس روزے کی ایک توجیہہ یہ بیان کی گئی ہے کہ قریش کو ایک زمانے میں قحط نے آلیا تھا' پھر اللہ نے انہیں اس قحط سے نکال لیا تو انہوں نے خدا کا شکر ادا کرنے کے لیے روزہ رکھنا شروع کیا۔ اس روزہ کے بارے میں جواد علی لکھتے ہیں:

''عربوں سے متعلق روایات میں یہ ہے کہ قریش یوم عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ اس دن وہ جمع ہوتے' عید مناتے اور کعبہ کو غلاف پہناتے تھے۔ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین،متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزے کی توجیہہ انہوں نے یہ بیان کی ہے کہ قریش اپنے دورِ جاہلیت میں کوئی بڑا گناہ کر بیٹھے تھے' اس گناہ کا انہوں نے بڑا بوجھ محسوس کیا تو انھوں نے اس گناہ کا کفارہ دینے کا ارادہ کیا' چنانچہ انہوں نے اپنے لیے یومِ عاشورہ کا روزہ مقرر کیا۔ وہ اس دن یہ روزہ اس بات پر شکرانے کے طور پر رکھتے تھے کہ خدا نے ان کو اس گناہ کے نتائجِ بد سے بچالیا۔ یہ بات بھی روایت کی گئی ہے کہ نبی ﷺ بھی نبوت سے پہلے یہ روزہ رکھا کرتے تھے۔''⑧

روزہ کی آفاقیت بیان کرنے کا مقصد

روزہ کی آفاقی حیثیت کو بیان کرنے کا مقصد اس بات کی وضاحت ہے کہ نماز اور زکوٰۃ کی طرح روزہ بھی قرآن حکیم کے مخاطبین اور اہلِ عرب کے لیے کوئی اجنبی چیز نہ تھی۔ وہ اِس کی مذہبی حیثیت اور اِس کے حدود و شرائط سے پوری طرح واقف تھے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے جب روزہ کا حکم دیا تو اس کے حدود و شرائط میں سے کسی چیز کو بھی بیان نہیں کیا' بلکہ ہدایت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کے ایک قدیم حکم اور انبیاءِ کرام علیہم السلام کی قدیم سنت کے طور پر اِس کا اہتمام کریں۔ نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اِسی کے مطابق روزہ رکھا اور مسلمان نسلاً بعد نسلٍ اِسی طریقے کی پیروی کر رہے ہیں۔

اِسلام میں روزہ کا حکم

اسلام میں ہجرت کے ڈیڑھ سال بعد دس شعبان کو رمضان کے روزے فرض ہوئے اور یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝۱۸۳﴾ (البقرۃ)

صوم کے لغوی معنی

عربی زبان میں روزہ کے لیے ''صوم'' کا لفظ بولا جاتا ہے۔ صوم اور صیام دونوں مصدر کے صیغے ہیں: صَامَ يَصُوْمُ صَوْمًا وَصِيَامًا۔ عربی زبان میں صوم کہتے ہیں کسی

چیز سے رک جانا اور چھوڑ جانا۔ روزہ دار کو ''صائم'' اس لیے کہتے ہیں کہ وہ کھانے پینے اور اپنی بیوی سے ازدواجی تعلق قائم کرنے سے خود کو روک لیتا ہے۔

صوم کی شرعی تعریف

صاحبِ ''ہدایہ'' نے صوم کی شرعی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

اَلصَّوْمُ هُوَ الْاِمْسَاكُ عَنِ الْاَكْلِ وَ الشُّرْبِ وَ الْجِمَاعِ نَهَارًا مَعَ النِّيَّةِ فِي الشَّرْعِ ⑨

''شرعی اعتبار سے نیت کے ساتھ دن بھر کھانے پینے اور تعلق مردوزن سے رُکے رہنے کا نام روزہ ہے۔''

روزوں کے لیے ماہِ رمضان کا انتخاب' کیوں؟

یہاں یہ بات بھی نوٹ کر لیجیے کہ روزے جس ماہ میں بھی فرض ہوتے اس سے روزے کا مقصد پورا ہو جاتا' لیکن روزوں کے لیے ماہِ رمضان کو اس لیے منتخب کیا گیا کہ اس ماہِ مبارک میں قرآن حکیم کا نزول ہوا ہے:

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ﴾ (البقرۃ:۱۸۵)

''رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا لوگوں کے لیے ہدایت بنا کر اور ہدایت اور حق و باطل کے درمیان امتیاز کی روشن دلیلوں کے ساتھ۔''

متعدد احادیث میں روزہ اور قرآن کے باہمی تعلق کی طرف واضح اشارات موجود ہیں۔ مثلاً:

① حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ)) ⑩

''جو لوگ رمضان کے روزے ایمان و احتساب کے ساتھ رکھیں گے ان کے سب گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور اسی طرح جو لوگ ایمان و احتساب کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین،متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ رمضان (کی راتوں) میں قیام کریں گے (اور اس میں قرآن پڑھیں گے اور سنیں گے) تو ان کے بھی سب گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔''

② حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلصِّیَامُ وَالْقُرْآنُ یَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ' یَقُوْلُ الصِّیَامُ: اَیْ رَبِّ اِنِّیْ مَنَعْتُہُ الطَّعَامَ وَالشَّھَوَاتِ بِالنَّھَارِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْہِ' وَیَقُوْلُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُہُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْہِ' فَیُشَفَّعَانِ))⑪

''روزہ اور قرآن دونوں قیامت کے دن بندے کی سفارش کریں گے۔ روزہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اس بندے کو دن کے اوقات میں کھانے پینے اور نفس کی خواہش کو پورا کرنے سے روکے رکھا تھا' آج میری سفارش اس کے حق میں قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا: میں نے اس کو رات کے سونے اور آرام کرنے سے روکے رکھا تھا' آج میری سفارش اس کے حق میں قبول فرما۔ چنانچہ (روزہ اور قرآن) دونوں کی سفارش اس بندہ کے حق میں قبول فرمائی جائے گی۔''

اسلام میں روزہ کے فضائل

جملہ عبادات میں سے روزہ وہ واحد عبادت ہے جس کے بارے میں احادیث میں یہ الفاظ آئے ہیں:

((اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ))⑫

''روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔''

بعض علماء نے اعراب کے تھوڑے سے فرق سے ((اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اُجْزٰی بِہٖ)) اس کا معنی یہ کیا ہے: ''روزہ میرے لیے ہے اور میں (یعنی میری ذات) ہی اس کا بدلہ ہے۔''

روزہ داروں کے لیے جنت کا ایک دروازہ مخصوص ہے جس میں سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے' اُن کے علاوہ کوئی اور اس دروازہ سے داخل نہیں ہوگا۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ بَابًا یُقَالُ لَہُ الرَّیَّانُ یَدْخُلُ مِنْہُ الصَّائِمُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ' لَا

یَدْخُلُ مِنْہُ اَحَدٌ غَیْرُھُمْ' یُقَالُ: اَیْنَ الصَّائِمُوْنَ؟ فَیَقُوْمُوْنَ' لَا یَدْخُلُ مِنْہُ اَحَدٌ غَیْرُھُمْ' فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ فَلَمْ یَدْخُلْ مِنْہُ اَحَدٌ))⑬

''یقیناً جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ''ریان'' (تروتازگی) کہا جاتا ہے' اُس دروازہ سے قیامت کے دن روزے دار داخل ہوں گے' ان کے علاوہ کوئی اُس سے داخل نہیں ہوگا۔ کہا جائے گا کہاں ہیں روزے دار؟ تو وہ کھڑے ہو جائیں گے۔ اس دروازے سے ان کے علاوہ کوئی اور داخل نہ ہوگا۔ پس جب وہ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا اور کوئی اس میں سے داخل نہ ہو سکے گا۔''

ان کے علاوہ روزے کے فضائل سے کتب احادیث بھری پڑی ہیں' ذیل میں اُن میں سے طوالت کے ڈر سے صرف دو کو بطور نمونہ بیان کیا جا رہا ہے:

① ((لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُھُمَا: اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِہٖ وَاِذَا لَقِیَ رَبَّہٗ فَرِحَ بِصَوْمِہٖ))⑭

''روزے دار کے لیے خوشی کے دو مواقع ہیں جو اُسے خوش کرتے ہیں: ① جب وہ افطار کرتا ہے تو اپنی افطاری سے خوش ہوتا ہے۔ اور ② جب اپنے رب سے ملاقات کرے گا تب اپنے روزے پر خوش ہوگا۔''

② ((وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ))⑮

''قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے کہ روزے دار کے منہ کی خوشبو اللہ کو مسک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔''

اسلام میں روزہ کی آسانیاں

اسلام میں باقی مذاہب اور تہذیبوں کے برعکس روزہ کو حد اعتدال پر رکھا گیا ہے۔ دین اسلام میں آسانیوں کے بارے میں خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ﴾ (البقرۃ:۱۸۵)

''اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کا ارادہ کرتا ہے اور تنگی کا ارادہ نہیں کرتا۔''

اسلام میں روزہ کے متعلق درج ذیل آسانیاں رکھی گئی ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین،متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① پورے سال میں سے صرف ایک ماہ یعنی ۲۹ یا ۳۰ دن کے روزے فرض کیے گئے ہیں: ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ (البقرۃ:۱۸۵) ''جو شخص بھی تم میں سے اس ماہ کو پائے تو وہ اس میں روزہ رکھے۔''

② روزہ کے اوقات میں بھی حد اعتدال کو ملحوظ رکھا گیا ہے کہ صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک روزہ کا وقت ہے' جبکہ رات کے اوقات میں روزہ نہیں ہے: ﴿وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ﴾ (البقرۃ:۱۸۷) ''اور کھاؤ پیو یہاں تک کہ واضح ہو جائے تمہارے لیے فجر (صبح صادق) کی سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے' پھر رات (غروبِ آفتاب) تک روزے کو پورا کرو۔''

③ رات کے اوقات میں حقِ زوجیت کی رخصت دی گئی: ﴿اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ﴾ (البقرۃ:۱۸۷) ''حلال کر دیا گیا ہے تمہارے لیے روزے کی راتوں میں بے حجاب ہونا اپنی بیویوں سے''۔ یہودیت اور عیسائیت میں رات کے اوقات میں بھی کھانے پینے اور حق زوجیت ادا کرنے کی ممانعت تھی۔

④ مریض اور مسافر کی سہولت کے لیے اسے رخصت دی گئی ہے: ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ﴾ (البقرۃ:۱۸۴) ''اس پر بھی جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا سفر پر ہو تو وہ تعداد پوری کرلے دوسرے دنوں میں۔''

⑤ بھول کر کھا پی لینے سے روزہ پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ قرآن مجید کی عظیم ترین دعا ہے: ﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا﴾ (البقرۃ:۲۸۶) ''اے ہمارے ربّ! ہم سے مؤاخذہ نہ فرمانا اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے خطا ہو جائے''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَكَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ)) (۱۶)

''جس نے روزہ کی حالت میں بھول کر کچھ کھا پی لیا تو وہ قاعدہ کے مطابق اپنا روزہ پورا کرے' کیونکہ اس کو اللہ نے کھلایا اور پلایا ہے۔''

حواشی

(۱) صحیح البخاری' کتاب الایمان' باب بنی الاسلام علی خمس۔ وصحیح مسلم' کتاب الایمان' باب بیان ارکان الاسلام۔

(۲) صحیح مسلم' کتاب الایمان' باب الا یمان والاسلام والاحسان۔

(۳) Encyclopedia of Religion, under Fasting.

(۴) کتاب خروج' باب ۳٤' آیت ۲۸۔

(۵) کتاب الاحبار' باب ۱٦' آیات ۲۹ تا ۳۱۔

(۶) A hand book of living Religions by John. R.Hinndls, under Judaism.

(۷) کتاب متی' باب ۲' آیت ٤۔

(۸) المفصل فی تاریخ العرب قبل الاسلام' ج٦' ص ۳۳۹۔۳٤۰۔

(۹) بحواله اشرف الهدایه' شرح هدایه' ج۳' ص ۲۰۳۔

(۱۰) صحیح البخاری' کتاب صلاۃ التراویح' باب فضل لیلة القدر۔ وصحیح مسلم' کتاب صلاۃ المسافرین وقصرها' باب فی قیام رمضان وهو التراویح۔

(۱۱) رواه البیهقی فی شعب الایمان۔ و مسند احمد: ح ٦۳۳۷۔

(۱۲) صحیح البخاری' وصحیح مسلم۔ وجامع الترمذی' کتاب الصوم' باب ما جاء فی فصل الصوم۔

(۱۳) صحیح البخاری' کتاب الصیام' باب الریان للصائمین۔ وصحیح مسلم' کتاب الصیام' باب فضل الصیام۔

(۱۴) صحیح مسلم' کتاب الصیام' باب فضل الصیام۔

(۱۵) صحیح مسلم' کتاب الصیام' باب فضل الصیام۔

(۱۶) صحیح البخاری' کتاب الصوم' باب الصائم اذا اکل او شرب ناسیا۔ وصحیح مسلم' کتاب الصیام' باب اکل الناسی وشربه وجماعه لا یفطر۔ واللفظ له۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین،متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزے کے 100 مسائل

ذیل میں روزے سے متعلق مسائل کو بیان کیا جا رہا ہے تا کہ اتنی فضائل والی عبادت کو مکمل آداب اور مسائل کی رعایت رکھتے ہوئے ادا کیا جائے اور اس کے جملہ فضائل کا حق دار بنا جائے —— اس خطہ میں چونکہ دو مکتبہ فکر' احناف اور اہلِ حدیث نمایاں ہیں اس لیے ان مسائل میں ان دونوں کی آراء کو ملحوظِ خاطر رکھا گیا ہے اور اختلافی مسائل میں اولاً احناف اور ثانیاً (بالفاظ: ''بعض کے نزدیک'') اہلِ حدیث مکتبہ فکر کا نقطہ نظر بیان کیا گیا ہے۔ یہاں یہ بھی ملحوظ رہے کہ ان ۱۰۰ مسائل میں سے ۹۰ مسائل متفق علیہ ہیں۔

روزہ کی نیّت سے متعلق مسائل

(۱) رمضان المبارک کے روزے کی نیت صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے کرلینا بہتر ہے۔

(۲) اگر صبح صادق طلوع ہونے کے بعد روزہ رکھنے کا ارادہ کیا اس حال میں کہ صبح صادق سے کچھ نہیں کھایا تھا تو روزہ کی نیت صحیح ہے۔

(۳) کچھ نہ کھانے کی صورت میں بھی ''نصف النہار شرعی'' تک نیت کی جا سکتی ہے اس کے بعد نہیں۔ نصف النہار شرعی کا مطلب ہے: صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک پورا دن ہے اور اس کا نصف ''نصف النہار شرعی'' ہے۔ اس وقت تک انسان روزہ کی نیت کرسکتا ہے۔

(۴) نیت زبان سے ادا کرنا ضروری نہیں ہے' بس دل میں ارادہ کرلینا ہی کافی ہے۔

(۵) نفلی روزے کی نیت رمضان کے روزے کی طرح نصف النہار شرعی تک کی جاسکتی ہے۔

(۶) رمضان کے قضا روزوں کی نیت صبح صادق سے پہلے پہلے ہی ہوسکتی ہے۔ اس کے بعد رمضان کے قضا روزے کی نیت کرنا درست نہیں ہے۔

(۷) اگر کسی نے رات کو سوتے وقت روزہ (رمضان کا ہو یا نفل یا قضا کا) کی نیت کی تو صبح صادق تک اُسے اس نیت کو بدلنے کا اختیار ہے کہ وہ روزہ نہ رکھنے کی نیت کرلے۔ لیکن اگر صبح صادق طلوع ہوگئی تو اب اس کا روزہ شروع ہوگیا۔ اب اگر وہ کچھ کھاتا ہے تو

اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا اور رمضان کے روزہ کی صورت میں اس پر کفارہ اور قضا جبکہ نفل روزہ کی صورت میں صرف قضا لازم ہوگی۔

(۸) سحری کھائے بغیر بھی روزہ کی نیت کی جاسکتی ہے' البتہ سحری کھانا مستحب اور برکت کا باعث ہے۔

سحری سے متعلق مسائل

(۹) سحری کھانا مستحب ہے اور احادیث میں اس کی بہت فضیلت وارد ہوئی ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔'' (متفق علیہ)

(۱۰) سحری کھانے کا وقت صبح صادق طلوع ہونے تک ہے۔ صبح صادق طلوع ہوتے ہی سحری کا وقت ختم ہوجاتا ہے۔

(۱۱) بعض لوگ رات کو ہی سحری کھا کر سوجاتے ہیں۔ ایسا کرنا پسندیدہ نہیں ہے اس لیے کہ نبی اکرم ﷺ نے سحری دیر سے کھانے کو خیر کا باعث قرار دیا ہے۔

(۱۲) آج کل اخبارات اور مساجد میں صبح صادق طلوع کا ہونے کا ٹائم ٹیبل موجود ہوتا ہے اُس کے حساب سے سحری کھانا بند کردینا چاہیے۔

(۱۳) اذان اور سائرن بجنے کے شروع ہونے تک کھاتے پیتے رہنا آج کل کے جدید دور میں مناسب بھی نہیں ہے اس لیے کہ ہر گھر میں گھڑی موجود ہے اور صبح صادق کے طلوع ہونے کا علم بھی ہے۔

(۱۴) بعض لوگ تو اذان ختم ہونے تک کھاتے رہتے ہیں جو سراسر غلط ہے اس لیے کہ اذان کی ابتدا صبح صادق کے طلوع ہونے پر ہوتی ہے جبکہ سحری کا وقت صبح صادق کے طلوع ہوتے ہی ختم ہوجاتا ہے۔

(۱۵) حالتِ جنابت میں سحری کھالینا اور روزہ رکھ لینا جائز ہے' لیکن جتنی جلدی ممکن ہو انسان کو پاکی حاصل کرلینا چاہیے اس لیے کہ زیادہ دیر ناپاک رہنا بھی گناہ کے زمرے میں آتا ہے۔

افطار سے متعلق مسائل

(۱۶) نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق سورج غروب ہوتے ہی روزہ افطار کرلینا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین،متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افطار میں تاخیر کرنے کو نبی اکرم ﷺ نے خیر کے منافی اور دین کے غلبے کے خلاف قرار دیا۔

(۱۷) روزہ افطار کرنے کی مسنون دعا یہ ہے: ① ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ (ابی داؤد) ''پیاس چلی گئی' رگیں تر ہوگئیں اور اجر وثواب اللہ کے حکم سے قائم ہوگیا۔'' ② اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ (ابی داؤد) ''اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے دیے ہوئے رزق پر افطار کیا۔''

(۱۸) تازہ کھجور سے روزہ افطار کرنا مستحب ومسنون ہے۔ اگر کھجور میسر نہ ہو تو پانی سے روزہ افطار کرنا چاہیے اس لیے کہ نبی اکرم ﷺ کا بھی یہی معمول تھا۔

(۱۹) افطار کے وقت دعا کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے اس لیے افطار سے چند منٹ پہلے سے ہی خشوع وخضوع کے ساتھ دعا کا اہتمام کرنا چاہیے۔

(۲۰) اگر کسی نے سورج غروب ہونے کی غلط فہمی پر افطار کرلیا تو اس کا روزہ نہیں ہوا اور اس پر اس روزہ کی قضا لازم ہے' البتہ اس پر روزہ توڑنے کا کفارہ لازم نہیں آئے گا۔ بعض کے نزدیک روزہ نہیں ٹوٹے گا اس لیے کہ ایسا غلط فہمی کی بنا پر ہوا ہے۔

(۲۱) سحری اور افطار میں اس جگہ کا اعتبار ہوگا جہاں انسان اُس وقت موجود ہے۔ مثلاً اگر کوئی سعودی عرب سے روزہ رکھ کر لاہور آتا ہے تو وہ افطاری لاہور کے وقت کے مطابق کرے گا۔

(۲۲) ہوائی جہاز میں سفر کرتے ہوئے افطار کا وقت تب ہوگا جب وہاں موجود لوگوں کو سورج غروب ہوتا نظر آئے۔ زمین والے وقت کے مطابق وہ افطار نہیں کرسکتے اس لیے کہ اتنی بلندی پر ہونے کے باعث سورج اُن کے سامنے طلوع نظر آرہا ہوتا ہے۔

جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

(۲۳) جان بوجھ کر کھا پی لینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اس صورت میں کفارہ اور قضا دونوں لازم ہیں۔

(۲۴) دانتوں میں گوشت یا کھانے کا کوئی حصہ رہ گیا اور روزہ کی حالت میں انسان نے نگل لیا تو اگر وہ چنے کے دانے کے برابر ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا لازم ہوگی اور اگر چنے کے دانے سے کم ہے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

(۲۵) وضو کرتے وقت یا نہاتے وقت اگر غلطی سے پانی حلق میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے

گا۔ اس صورت میں صرف قضا لازم ہے۔ اسی بنا پر انسان کو چاہیے کہ روزہ کی حالت میں فرض غسل کرتے وقت بھی نہ تو غرغرہ کرے اور نہ بہت زیادہ ناک میں پانی ڈالے کیونکہ اس سے روزہ ٹوٹ جانے کا قوی اندیشہ ہوتا ہے۔ بعض کے نزدیک روزہ نہیں ٹوٹے گا اس لیے کہ ایسا غلط فہمی کی بنا پر ہوا ہے۔

(۲۶) روزے کی حالت میں اگر بارش کے پانی کا قطرہ حلق سے نیچے چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اگر یہ فعل جان بوجھ کر کیا تو کفارہ اور قضا دونوں لازم ہوں گے اور اگر غلطی سے ایسا ہوا تو صرف قضا ہوگی۔ بعض کے نزدیک اگر غلطی سے ایسا ہوا ہے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

(۲۷) اگر کسی نے زبردستی کچھ کھلا دیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور صرف قضا لازم ہوگی' البتہ کھلانے والا گنہگار رہوگا۔

(۲۸) دانتوں یا مسوڑوں سے خون نکل کر حلق میں چلا جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضا لازم ہوگی۔

(۲۹) روزہ کی حالت میں بیوی سے ہم بستری کرنے سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس صورت میں کفارہ اور قضا دونوں لازم ہوں گے۔

(۳۰) اگر ہم بستری نہیں کی صرف بوسہ لیا اور اِنزال ہوگیا تو اس صورت میں روزہ فاسد ہوجائے گا اور قضا لازم ہوگی۔

(۳۱) اگر کسی مرد نے ہاتھوں سے انزال کرلیا تو اس صورت میں صرف قضا لازم ہوگی۔ بعض کے نزدیک چونکہ ایسا جان بوجھ کر کیا گیا ہے اس لیے کفارہ بھی لازم ہوگا۔

(۳۲) اسی طرح اگر کسی شخص نے عورت کو شہوت سے دیکھا یا چھوا اور انزال ہوگیا تو اس صورت میں بھی صرف قضا لازم ہوگی۔ بعض کے نزدیک چونکہ ایسا جان بوجھ کر کیا گیا ہے اس لیے کفارہ بھی لازم ہوگا۔

(۳۳) اگر کسی نے قصداً منہ بھر کر قے (اُلٹی) کی تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ یا پھر اگر خودبخود قے آئی اور پھر اُس نے جان بوجھ کر اندر نگل لی تو اس سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(۳۴) روزہ کی حالت میں سگریٹ یا حقہ پینے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اگر یہ کام جان بوجھ کر کیا ہے تو قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے' ورنہ صرف قضا لازم ہوگی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین،متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۵ اگر کوئی شخص سحری کے وقت پان یا چھالیہ منہ میں ڈال کر سو گیا اور سحری کا وقت ختم ہونے کے بعد اس کی آنکھ کھلی تو اس کا روزہ نہیں ہوا۔اس پر قضا لازم ہے۔

۳۶ اگر کسی کی نکسیر پھوٹ گئی اور خون حلق میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اگر خون حلق میں نہیں گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

۳۷ روزہ کی حالت میں سانس کی بیماری کی وجہ سے inhaler استعمال کرنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا اور صرف قضا لازم ہوگی۔بعض کے نزدیک روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

۳۸ روزہ کی حالت میں شوگر کے مریضوں کے لیے انسولین لگانا ممنوع ہے اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔بعض کے نزدیک روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

۳۹ اگر کسی نے روزہ کی حالت میں بھول کر کھا پی لیا تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔البتہ اگر کھاتے کھاتے یاد آ جائے تو فوراً کھانا پینا چھوڑ دے اور اگر چیز منہ میں ہو تو اُسے بھی تھوک دے۔

۴۰ اگر کسی نے روزہ کے دوران کوئی چیز چکھ کر تھوک دی تو اس سے روزہ پر کوئی فرق نہیں پڑتا' البتہ بلا عذر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

۴۱ روزہ کی حالت میں تھوک نگلنے سے بھی روزہ پر فرق نہیں پڑتا' البتہ جان بوجھ کر تھوک کو جمع کر کے نگلنا مکروہ ہے۔

۴۲ روزہ کی حالت میں گرد وغبار یا دھواں حلق میں چلا جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۴۳ روزہ کی حالت میں مسواک (چاہے خشک ہو یا تر) کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۴۴ روزہ کی حالت میں اگر غسل کرتے ہوئے کان میں خود بخود پانی چلا گیا تو روزہ پر کوئی فرق نہیں پڑے گا اس لیے کہ یہ اختیار سے باہر ہے۔

۴۵ روزہ کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ کے بغیر برش سے دانت صاف کرنے کا بھی مسواک والا حکم ہے' لیکن روزے کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ اور ٹوتھ پاؤڈر کا استعمال مکروہ ہے۔البتہ کسی عذر کی بنا پر جائز ہے وہ بھی اس صورت میں جب کہ اس کا ذائقہ حلق میں محسوس نہ ہو۔

۴۶ روزہ کی حالت میں خود سے قے (اُلٹی) آ جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۴۷ روزہ کی حالت میں دانتوں سے خون نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا' بشرطیکہ خون حلق میں نہ جائے۔اگر خون حلق میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۴۸ روزہ کی حالت میں آنکھ میں سرمہ یا کاجل لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۴۹ روزہ کی حالت میں سر یا پورے جسم پر تیل لگانے اور مالش کرنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۵۰ روزہ کی حالت میں بیوی سے معانقہ کرنے یا بوسہ لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا بشرطیکہ انسان کو اپنے نفس پر کنٹرول ہو۔

۵۱ روزہ کی حالت میں اگر احتلام ہو جائے تو اس سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۵۲ انجکشن لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا' چاہے انجکشن گوشت میں لگایا جائے یا رگ میں' البتہ بغیر کسی مجبوری کے روزہ کی حالت میں طاقت کا انجکشن لگانا مکروہ ہے۔بعض کے نزدیک طاقت کا انجکشن لگانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۵۳ گلوکوز کی بوتل (drip) لگانے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا' البتہ بغیر کسی مجبوری کے ایسا کرنا مکروہ ہے۔بعض کے نزدیک drip لگانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۵۴ روزہ کی حالت میں جسم کے کسی حصے سے' کسی بھی مقدار خون نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۵۵ روزہ کی حالت میں کسی کو خون دینے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۵۶ روزہ کی حالت میں دانت نکلوانے سے روزہ پر کوئی فرق نہیں پڑتا' بشرطیکہ خون حلق میں نہ جائے۔

۵۷ روزہ کی حالت میں مرگی کا دورہ پڑنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۵۸ روزہ کی حالت میں آنکھ میں دوائی ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔لیکن جدید میڈیکل سائنس کی تحقیق کے مطابق آنکھ میں ڈالی گئی سیال دوائی کا ذائقہ چونکہ حلق میں محسوس ہوتا ہے اس لیے احتیاط کے پیش نظر روزے کی حالت میں (بغیر کسی مجبوری کے) آنکھ میں دوائی ڈالنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

۵۹ روزہ کی حالت میں کان یا ناک میں دوائی ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔بعض کے نزدیک روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین،متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۰ روزہ کی حالت میں منہ میں بلا عذر دوائی لگانا مکروہ ہے اور اگر کسی نے منہ میں دوائی لگائی اور وہ حلق میں چلی گئی تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ بعض کے نزدیک روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

عورتوں کے مخصوص مسائل

۶۱ حیض ونفاس کے دنوں میں عورت کے لیے روزہ رکھنا جائز نہیں ہے' البتہ ان روزوں کی قضا فرض ہے۔

۶۲ اگر کسی عورت کو روزہ کے دوران menses شروع ہو جائیں تو اس کا روزہ ختم ہو جاتا ہے اور اس کی قضا اس پر لازم ہے۔

۶۳ حاملہ عورت کو روزہ رکھنے کی وجہ سے اپنی یا اپنے بچے کی جان کا خطرہ ہو تو وہ روزہ چھوڑ سکتی ہے' لیکن بعد میں ان روزوں کی قضا لازم ہے۔

۶۴ اسی طرح اگر دودھ پلانے والی عورت کا روزہ رکھنے کی وجہ سے دودھ کم ہو جاتا ہے اور بچے کا پیٹ نہیں بھرتا تو وہ روزہ چھوڑ سکتی ہے' لیکن بعد میں قضا لازم ہے۔

۶۵ اگر عورت مندرجہ بالا کسی عذر کی بنا پر روزہ نہیں رکھتی تب بھی اُس کے لیے مستحب ہے کہ وہ روزہ دار کی طرح رہے اور کسی کے سامنے کھانے پینے سے پرہیز کرے۔

۶۶ اگر عورت کو سالن چکھنے کی ضرورت پیش آئے تو وہ ایسا کر سکتی ہے لیکن ایسا کرنا کسی مجبوری کی بنا پر جائز ہے اور بغیر کسی مجبوری کے ایسا کرنا مکروہ ہے۔

۶۷ اسی طرح مجبوری میں عورت اپنے بچے کو کھانے کی کوئی چیز چبا کر دے سکتی ہے' لیکن اگر اس نے اتنا چبایا کہ اس چیز کا ذائقہ حلق میں محسوس ہوا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

۶۸ عورت اگر نفل روزہ رکھنا چاہتی ہے تو وہ اپنے خاوند سے اجازت لے اور اگر وہ بغیر اجازت کے نفل روزہ رکھتی ہے اور اس کا خاوند اعتراض کرتا ہے تو اس کو چاہیے کہ اس نفلی روزہ کو توڑ دے اور بعد میں اس کی اجازت سے قضا کرے۔ رمضان کے روزے چونکہ فرض ہیں اس لیے ان میں اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔

شیخ فانی سے متعلق مسائل

۶۹ شیخ فانی ایک فقہی اصطلاح ہے جو ایسے بوڑھے مرد یا بوڑھی عورت کے لیے استعمال ہوتی ہے جو عمر کے ایسے حصے میں پہنچ گئے ہوں کہ روز بروز ان کی کمزوری میں اضافہ ہی

ہوتا جاتا ہو۔ ایسا شخص جب روزہ رکھنے سے عاجز ہو' یعنی نہ اب رکھ سکتا ہے نہ آئندہ اس میں اتنی طاقت آنے کی امید ہے کہ وہ روزہ رکھ سکے' تو اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اور ہر روزے کے بدلے فدیہ دینے کا حکم ہے۔

۷۰ اگر کوئی شیخ فانی گرمیوں میں گرمی کی شدت کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا' مگر سردیوں میں روزہ رکھنے کی قدرت رکھتا ہے تو وہ ماہِ رمضان کے روزے افطار کرے اور ان روزوں کی سردیوں میں قضا کرے۔ اس صورت میں روزوں کا فدیہ قابلِ قبول نہیں ہوگا۔

۷۱ اگر کوئی شیخ فانی روزے کی طاقت نہیں رکھتا تھا اور اس نے اپنے روزوں کا فدیہ ادا کر دیا۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد اس کی طاقت بحال ہو گئی تو اب اس کا فدیہ صدقہ شمار ہوگا اور وہ اپنے قضا شدہ روزوں کی قضا کرے گا۔

۷۲ شیخ فانی کسی غریب مسکین کو رقم دے کر اس سے اپنے روزے نہیں رکھوا سکتا اس لیے کہ روزہ' نماز کی طرح ایک بدنی عبادت ہے اور بدنی عبادت کوئی کسی کی طرف سے ادا نہیں کر سکتا۔

مریض سے متعلق مسائل

۷۳ اگر مریض کو روزہ رکھنے کی وجہ سے موت یا عضو کے ضائع ہونے کا خدشہ ہو تو وہ روزہ چھوڑ سکتا ہے اور صحت حاصل ہو جانے کے بعد ان روزوں کی قضا کرے گا۔

۷۴ اگر اُسے یقین ہو جائے کہ اب وہ اس بیماری سے صحت یاب نہیں ہو سکتا تو وہ اپنے قضا شدہ روزوں کا فدیہ ادا کرے گا۔

۷۵ فدیہ ادا کرنے کے بعد اگر وہ صحت یاب ہو جاتا ہے تو اس کا فدیہ صدقہ شمار ہوگا اور اسے ان روزوں کی قضا کرنا ہوگی۔

۷۶ اگر وہ صحت یاب ہونے کی اُمید پر فدیہ ادا نہیں کرتا اور وفات پا جاتا ہے تو اس کے ورثاء کو چاہیے کہ اس کے مال میں سے فدیہ ادا کریں۔

مسافر سے متعلق مسائل

۷۷ مسافر کے لیے روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے۔ علماء کرام کے مطابق سفر میں روزہ نہ رکھنے کی رخصت مشقت پر محمول ہے۔ اس لیے کہ احادیث میں مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ کبھی سفر میں روزہ رکھتے تھے اور کبھی چھوڑ دیتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین،متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۸ موجودہ زمانے میں جب بے شمار سفری سہولتیں میسر ہیں اور سفر میں کوئی مشقت پیش نہیں آتی تو بلاوجہ سفر کو عذر بنا کر روزہ چھوڑ دینا مناسب نہیں ہے۔

۷۹ اگر سفر کی وجہ سے کوئی روزہ چھوٹ گیا تو اس کی قضا لازم ہے۔

روزے کا فدیہ

۸۰ ایک روزے کا فدیہ صدقہ فطر کے برابر ہے۔یعنی پونے دوکلو گندم یا اُس کی قیمت کسی غریب کو دے دے یا کسی مسکین کو دووقت کا کھانا کھلا دے۔

۸۱ فدیہ صرف اُس صورت میں دیا جا سکتا ہے جب یہ یقین ہو جائے کہ روزہ رکھنے کی نہ اب طاقت ہے اور نہ آئندہ طاقت بحال ہونے کی کوئی اُمید ہے۔

۸۲ انسان کے اگر ذمے اگر قضا روزے ہوں تو اس پر واجب ہے کہ وہ اپنے ورثاء کو اُن روزوں کا فدیہ ادا کرنے کی وصیّت کرے۔

۸۳ اگر انسان وصیت نہیں کرتا تو اس کے روزوں کا فدیہ اس کے ورثاء خود سے بھی ادا کر سکتے ہیں۔اور میت کے طرف سے روزوں کا فدیہ ادا کرنا میّت کے حقوق میں سے ایک حق بھی ہے۔

روزے کا کفّارہ

۸۴ کفارہ صرف رمضان کا روزہ توڑنے پر لازم آتا ہے۔نفل یا قضا روزہ توڑنے کا کوئی کفارہ نہیں ہوتا، البتہ قضا لازم ہوتی ہے۔

۸۵ روزے کا کفارہ یہ ہے کہ دوماہ کے لگاتار روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلائے یا ہر مسکین کو صدقہ فطر کے مقدار غلّہ دے۔

۸۶ اگر میاں بیوی نے روزہ کی حالت میں صحبت کی تو دونوں پر الگ الگ کفارہ لازم ہوگا۔

۸۷ ایک رمضان کے اگر کئی روزے توڑنے کا کفارہ لازم ہوا تو ایک کفارہ ادا کرنے (یعنی دوماہ کے روزے رکھنے یا ساٹھ مسکینوں کو صدقہ فطر کی مقدار غلہ دینے) سے اُن سب روزوں کی طرف سے کفارہ ادا ہو جائے گا۔

۸۸ اگر دو رمضان کے روزوں کا کفارہ لازم ہوا ہے تو وہ الگ الگ دینے سے ہی ادا ہوگا۔

روزہ کے متفرق مسائل

۸۹ اگر کوئی شخص رمضان کے شروع میں کسی عرب ملک میں تھا جہاں پاکستان سے ایک دن پہلے روزہ شروع ہوا اور پھر وہ پاکستان آ گیا تو اب مذکورہ شخص پاکستان کے حساب سے عید کرے گا چاہے اس کے ۳۱ روزے ہو جائیں۔زائد روزے نفلی شمار ہوں گے۔

۹۰ سال بھر میں پانچ دن روزہ رکھنا ممنوع ہے: عیدالفطر، عیدالاضحیٰ، اور ایامِ تشریق (یعنی ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ ذوالحجہ)۔

۹۱ ماہِ شعبان کے آخری دن (۲۹ یا ۳۰) یعنی ماہِ رمضان سے ایک دو دن پہلے روزہ رکھنے کی ممانعت احادیث میں آئی ہے۔البتہ اگر کسی شخص کا کوئی معمول ہو تو وہ اس دن روزہ رکھ سکتا ہے۔مثلاً ایک شخص ہر جمعہ کا روزہ رکھتا ہے اور اس دفعہ ۲۹ شعبان کو جمعہ آ جائے تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے۔

۹۲ سال بھر میں چند دن ایسے ہیں جن میں نفل روزہ رکھنا بہت اجر وثواب کا باعث ہے، مثلاً ماہِ شوال کے چھ روزے، نو اور دس یا دس اور گیارہ محرم کا روزہ، غیر حاجی کے لیے ۹ ذوالحجہ (یومِ عرفہ) کا روزہ، ہر ماہ ایامِ بیض (یعنی ہر اسلامی مہینہ کی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخ) کے روزے۔

۹۳ اگر کوئی شخص مندرجہ بالا دنوں میں رمضان کے قضا کا روزہ رکھنا چاہے تو وہ بھی رکھ سکتا ہے۔اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ جب قضا روزے ذمے ہوں تو ان کو رکھنا نفل روزہ سے زیادہ ضروری ہے۔

۹۴ اگر کسی نے روزہ رکھنے کی نذر مانی تو اس کا ادا کرنا واجب ہے۔اگر انسان ادا نہیں کرتا تو یہ اُس کے ذمے رہے گا۔اس پر لازم ہے کہ وہ مرتے وقت اس روزہ کا فدیہ ادا کرنے کی وصیت کرے۔

۹۵ اگر کوئی شخص رمضان میں نذر یا نفل روزے کی نیت کر کے روزہ رکھے تو وہ نذر اور نفل کا نہیں بلکہ رمضان کا روزہ ہی شمار ہوگا اور نذر اور نفل کا روزہ بعد میں رکھنا پڑے گا۔

۹۶ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر کسی نے رمضان کا روزہ بغیر کسی عذر یا بیماری کے چھوڑا تو پھر ساری عمر بھی روزہ رکھے تو اُس روزہ کے ثواب کو نہیں پہنچ سکتا۔یعنی قضا کرنے سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین،متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرض تو ادا ہو جائے گا مگر فضائل حاصل نہیں ہوں گے۔

۹۷ اگر کوئی شخص روزہ رکھتا ہے مگر نماز نہیں پڑھتا یا گناہوں سے نہیں بچتا تو اس کے ذمے سے فرض تو ادا ہو جائے گا مگر جو روزہ کے جملہ فضائل ہیں' اُن کا مستحق نہیں ہوگا۔

۹۸ امتحانات کی وجہ سے رمضان کا روزہ چھوڑنا جائز نہیں ہے اس لیے کہ یہ کوئی شرعی عذر نہیں ہے۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو گھاٹے کا سودا کرتا ہے۔

۹۹ روزے دار کا روزہ افطار کرانا بڑی فضیلت کا باعث ہے۔ احادیث میں مذکور ہے کہ روزہ افطار کرانے والے کو بھی روزہ دار جتنا ثواب ملے گا اور روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔

۱۰۰ جمعة الوداع (ماہِ رمضان کے آخری جمعہ) کا روزہ بھی رمضان کے باقی روزوں کی طرح ہے۔ اسے عمر بھر کے روزوں کی قضا کے قائم مقام سمجھنا جاہلانہ تصور ہے۔

اخذ و استفادہ

☆ اشرف الہدایہ شرح کتاب الہدایہ' مولانا جمیل سکروڈھوی' ج ۳' ص ۱۷۷ تا ۲۷۲۔

☆ آپ کے مسائل اور ان کا حل' مولانا محمد یوسف لدھیانوی' ج ۳' ص ۳۰۶ تا ۳۹۹۔

☆ مسائل بہشتی زیور' مولانا اشرف علی تھانویؒ' حصہ اول' ص ۳۴۹ تا ۳۸۳۔

☆ جدید فقہی مسائل' مولانا خالد سیف اللہ رحمانی' ص ۷۷ تا ۱۰۴۔

صدقۂ فطر

احکام و فضائل

رمضان المبارک بڑی ہی برکتوں' سعادتوں اور نعمتوں والا مہینہ ہے۔ اس ماہ کے بہت فضائل ہیں جن کی بنا پر اس کو باقی گیارہ مہینوں پر فوقیت و برتری حاصل ہے۔ اس ماہ میں ایک رات ایسی ہے جس میں عبادت کرنا ہزار مہینوں کی عبادات سے افضل ہے۔ اس ماہِ مبارک میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر فرضوں کے برابر ہو جاتا ہے۔

جس طرح رمضان کی برکتیں اور سعادتیں بہت زیادہ ہیں' اسی طرح اس کے آداب بھی بہت ہیں اور ہوسکتا ہے کہ اس کے آداب میں ہم سے کوئی کمی رہ گئی ہو یا روزے کے آداب کو مکمل طور پر ہم ادا نہ کرسکیں ہوں تو اس کمی کو پورا کرنے کے لیے صدقۂ فطر کو ہر مسلمان پر لازم کیا گیا ہے۔ اب ہم صدقۂ فطر سے متعلق احکام اور فضائل کو فرداً فرداً (مختصر طور پر) بیان کرتے ہیں۔

صدقۂ فطر کی تعریف

صدقہ کے معنی عطیہ کے ہیں لیکن یہاں اس سے مراد وہ عطیہ ہے جو تقرّبِ الٰہی کی امید پر دیا جائے اور فطر' فطرت سے ماخوذ ہے جس کے معنی نفس اور خلقت کے ہیں۔ اس طرح صدقۂ فطر کا لغوی معنی ہوا: نفس کا عطیہ / بدن کی زکوٰۃ۔ شریعت میں صدقۂ فطر کی تعریف یہ ہے: ''وہ صدقہ جو بطور عبادت اور صلہ کے ازراہِ ترحّم (بطورِ ہمدردی) دیا جائے صدقۂ فطر کہلاتا ہے''۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقۂ فطر کا وجوب' زکوٰۃ کی فرضیت سے پہلے کا ہے اور قرآن کریم کی آیت:

﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾﴾ (سورۃ الاعلیٰ)

''تحقیق کامیاب ہوگیا وہ شخص جس نے اپنا تزکیہ کیا اور اپنے پروردگار کا نام لیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین،متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نماز قائم کی۔“

کے بارے میں بہت سے مفسرین کی آراء یہ ہے کہ یہ آیت صدقۂ فطر سے متعلق ہے۔اس آیت میں تزکیہ سے مراد صدقۂ فطر کی ادائیگی ہے اور نماز سے مراد عیدالفطر کی نماز ہے۔

صدقۂ فطر کی شرعی حیثیت

رسول اللہ ﷺ نے صدقۂ فطر کو ہر مسلمان پر لازم قرار دیا اور امام ابوحنیفہؒ کے مطابق صدقۂ فطر واجب ہے۔(اس بارے میں فقہی اختلاف بھی نوٹ کر لیں کہ امام احمد بن حنبلؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک صدقۂ فطر زکوٰۃ کی طرح فرض اور امام مالکؒ کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے۔) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

”رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں میں سے ہر غلام آزاد، مذکر مؤنث اور ہر چھوٹے بڑے پر کھجوروں یا جو کا ایک صاع لازم کیا۔اور یہ حکم دیا کہ لوگوں کے عید کی نماز کے لیے نکلنے سے پہلے اسے ادا کر دیا جائے۔“ (بخاری ومسلم)

صدقۂ فطر کا مقصد

صدقۂ فطر کو لازم کرنے کے دو مقاصد احادیث میں بیان ہوئے ہیں: ① رمضان کے اعمال کی کمی کوتاہی کو پورا کرنے کے لیے۔جیسا کہ روایات میں آتا ہے کہ نفل عبادات' فرض عبادات کی کمی کوتاہی کو قیامت کے دن پورا کریں گی۔ ② معاشرے میں موجود غریبوں اور مسکینوں کے لیے عید کے دن کھانے پینے کا انتظام کرنے کے لیے۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”رسول اللہ ﷺ نے صدقۂ فطر کو لازم فرمایا جو روزہ داروں کی لغویات اور بیہودہ باتوں سے پاکی اور مسکینوں کی پرورش کے لیے ہے۔“ (ابوداؤد)

وکیع بن جراح رحمہ اللہ صدقۂ فطر کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”رمضان المبارک کے لیے فطرانہ ایسے ہی ہے جیسے نماز کے لیے سجدہ سہو ہے۔جس طرح سجدہ سہو نماز کی کمی پوری کرتا ہے اسی طرح فطرانہ بھی روزے کی کمی وکوتاہی پورا کرتا ہے۔“

صدقۂ فطر کس پر واجب ہے

ہر وہ شخص جو صاحبِ نصاب ہو یعنی اس کے پاس ساڑھے سات تولے سونا یا باون تولے چاندی یا اس کی قیمت کے برابر نقدی ہو تو اس پر صدقۂ فطر واجب ہے۔اس کا نصاب بھی وہی ہے جو زکوٰۃ والا ہے بس ان دونوں کے نصاب میں فرق یہ ہے کہ زکوٰۃ میں مال کا بڑھنے والا ہونا شرط ہے جبکہ صدقۂ فطر میں ایسی کوئی شرط نہیں۔جبکہ ائمہ ثلاثہ کہتے ہیں کہ جس کے پاس شوال کے مہینے کے شروع میں ایک دن کی اپنی' اپنے اہل وعیال اور صدقۂ فطر ادا کرنے کی خوراک ہو تو اس پر صدقۂ فطر لازم ہے۔

صدقۂ فطر کے بارے میں چند اصولی مسائل

① جو بچہ یکم شوال کی صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے پیدا ہوا اس کا صدقۂ فطر واجب ہے اور اگر صبح صادق کے بعد پیدا ہوا تو اس کا صدقہ فطر واجب نہیں ہے۔

② جو شخص عید کی رات صبح صادق سے پہلے مر گیا اس کا صدقۂ فطر واجب نہیں ہے اور جو صبح صادق کے بعد مرا تو اس کا صدقۂ فطر واجب ہے۔

③ جن لوگوں نے بیماری' سفر' کسی اور عذر یا غفلت اور کوتاہی کی وجہ سے رمضان کے روزے نہیں رکھے' اگر وہ صاحبِ نصاب ہیں تو اُن پر بھی صدقہ فطر واجب ہے۔

④ صدقہ فطر کسی مسجد کو نہیں دیا جا سکتا اس لیے کہ اس میں کسی کو مالک بنانا ضروری ہوتا ہے اور مسجد کسی چیز کی مالک نہیں بن سکتی۔

صدقۂ فطر کی مقدار

صدقۂ فطر کی مقدار کے حوالے سے یہ نوٹ کر لیں کہ گندم کا آدھا صاع جبکہ جو' کھجور' کشمش اور پنیر کا ایک صاع دینا واجب ہے (جبکہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک گندم سمیت ہر جنس کا ایک صاع دینا واجب ہے)۔کوشش یہی کرنی چاہیے کہ انسان جو چیز زیادہ استعمال کرتا ہے اور جس معیار کی استعمال کرتا ہے' وہی چیز یا اس کی قیمت صدقۂ فطر کے طور پر ادا کرے۔ایک صاع آج کل کے وزن کے مطابق تقریباً ساڑھے تین کلو کے برابر ہے (جبکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین،متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک ایک صاع اڑھائی کلو کے برابر ہے)۔اس حوالے سے دو احادیث ملاحظہ کریں:

① حضرت عمرو بن شعیب ؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مکہ کی گلیوں میں ایک منادی کو اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ صدقۂ فطر ہر مسلمان پر واجب ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت‘ آزاد ہو یا غلام‘ چھوٹا ہو یا بڑا‘ دو مد (نصف صاع) گیہوں میں سے اور اس کے سوا دوسری کھانے کی چیزوں میں سے ایک صاع۔(ترمذی)

② حضرت ابوسعید ؓ فرماتے ہیں کہ ہم صدقۂ فطر کے طور پر ایک صاع غلہ‘ یا ایک صاع کھجور‘ یا ایک صاع جو‘ یا ایک صاع کشمش‘ یا ایک صاع پنیر دیا کرتے تھے۔(بخاری ومسلم)

صدقۂ فطر کی مقدار اور قیمت کا چارٹ

جنس	مقدار	وزن	فی کلو قیمت	صدقۂ فطر
گندم	نصف صاع	2 کلو (محتاط اندازہ)	35	70
چاول	ایک صاع	ساڑھے 3 کلو	84	294
جو	ایک صاع	ساڑھے 3 کلو	60	210
کھجور	ایک صاع	ساڑھے 3 کلو	200	700
کشمش	ایک صاع	ساڑھے 3 کلو	300	1050
پنیر	ایک صاع	ساڑھے 3 کلو	780	2730

نوٹ: اس حوالے سے چند چیزیں نوٹ کر لیں: ① ان اشیاء کے مختلف معیارات ہوتے ہیں مثلاً کھجور 100 روپے کلو بھی ہے اور 300 روپے کلو بھی۔اب انسان جس معیار کی کھجور عموماً استعمال کرتا ہے وہ اسی کی قیمت کے حساب سے صدقۂ فطر ادا کرے گا۔ہم نے اس چارٹ میں درمیانی درجہ کی قیمت کا حساب لگایا ہے۔② جس طرح قربانی کے وقت انسان اچھے سے اچھا جانور خریدتا ہے تو اسی طرح اس موقع پر بھی اسے اعلیٰ چیز صدقۂ فطر

کے طور پر ادا کرنی چاہیے۔③ یہ قیمت جولائی 2012ء کے حساب سے ہے۔ہر سال قیمت کی کمی زیادتی کی وجہ سے صدقہ فطر میں فرق آئے گا۔لیکن جنس کا وزن وہی رہے گا اور اسی کے حساب سے ہر سال صدقہ فطر کا حساب لگایا جا سکے گا۔

صدقۂ فطر ادا کرنے کا وقت

جس طرح ہر عمل کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے اسی طرح صدقۂ فطر کو ادا کرنے کا بھی ایک وقت مقرر ہے۔صدقۂ فطر کی مشروعیت کا وقت عید کے دن صبح صادق کے طلوع ہونے سے شروع ہوتا ہے۔اور اس کو ادا کرنے کا مستحب وقت عید الفطر کی نماز ادا کرنے سے پہلے پہلے ہے۔اگر عید کی نماز سے پہلے ادا نہیں کیا جاتا تو پھر اس کی حیثیت عام صدقات کی ہو جائے گی لیکن جب تک انسان اس کو ادا نہیں کرے گا یہ اس کے ذمے واجب الاداء رہے گا‘ چاہے جتنا مرضی عرصہ گزر جائے۔حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں:

’’جس نے اسے (صدقۂ فطر کو عید کی) نماز سے قبل ادا کیا تو یہ پسندیدہ زکوۃ ہے اور جس نے نماز کے بعد ادا کیا تو یہ عام صدقات کی طرح ایک صدقہ ہے۔‘‘

نوٹ: صدقۂ فطر کو عید سے ایک دو روز قبل بھی ادا کیا جا سکتا ہے اس کا سبب یہ ہے کہ غریب حضرات بھی عید کی تیاری عید سے پہلے کر سکیں۔حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ عید سے ایک یا دو روز قبل فطرانہ ادا کر دیا کرتے تھے۔

صدقۂ فطر کے مصارف

جمہور علماء کرام کے نزدیک صدقۂ فطر کے وہی مصارف ہیں جو زکوۃ کے ہیں جبکہ بعض علماء کا قول یہ ہے کہ صدقۂ فطر فقراء اور مساکین کے ساتھ خاص ہے اور بہتر بھی یہی ہے کہ کسی غریب مسکین کو ہی دیا جائے تا کہ وہ بھی عید کی خوشی میں شامل ہو سکیں۔

اس کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ صدقۂ فطر کو اسی علاقے اور شہر میں تقسیم کیا جائے جہاں انسان خود رہائش پذیر ہے‘ البتہ اگر کوئی مستحق رشتہ دار کسی دوسرے شہر میں ہو تو صدقۂ فطر اسے بھی دیا جا سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین،متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدقۂ فطر کی برکات

صدقۂ فطر ایک مالی عبادت ہے اور اس کی بہت برکات ہیں۔ایک روایت میں اسے لوگوں کی پاکی اور مال میں برکت کا سبب قرار دیا گیا ہے۔حضرت عبداللہ بن صعیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''گندم کا ایک صاع (صدقۂ فطر کے طور پر ادا کرنا) تم میں سے ہر چھوٹے بڑے، غلام آزاد، مذکر مؤنث اور ہر امیر غریب پر لازم ہے۔امیر کو اللہ تعالیٰ (اس کے ذریعے) پاک کر دیتا ہے اور فقیر جتنا دیتا ہے اس سے زیادہ اس کی طرف واپس لوٹا دیا جاتا ہے۔'' (مسند احمد)

صدقۂ فطر: بارگاہِ الٰہی میں اِک التجا

صدقۂ فطر از خود عبادت بھی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ایک درخواست والتجا کی حیثیت بھی رکھتا ہے۔صدقۂ فطر اپنے ادا کرنے والے شخص کے بارے میں دعا کرتا ہے:

''اے اللہ! اگر اس کے صیام وقیام اور ماہِ رمضان کی دوسری عبادتوں میں کوئی کمی یا کوتاہی ہوگئی ہے تو میری وجہ سے اس سے درگزر فرما اور اس کی ماہِ رمضان کی تمام عبادات کو قبولیت کا درجہ فرما کر اس کے حق میں ماہِ صیام اور قرآن کی شفاعت کو قبول فرما۔'' آمین یارب العالمین!

عنقریب زیورِ طبع سے آراستہ ہو رہی ہے
نبی آخر الزماں ﷺ کا حلیہ مبارک
حافظ محمد زاھد
فاضل وفاق المدارس العربیہ
ایم اے علوم اسلامیہ
منور پبلی کیشنز لاہور
55، بلاک سی، جوہر ٹاؤن لاہور 03214291904

عید الفطر

احکام وفضائل

''عید'' کا لغوی معنی مسرّت اور خوشی ہے اور ''فطر'' افطار سے مشتق ہے۔یہ وہ دن ہے جس کو ''رحمت کا دن'' کہا گیا ہے اور اس دن روزہ داروں کے لیے ہر طرف خوشی کا سماں ہوتا ہے۔

اسلام میں سب سے پہلے عید کی نماز ہجرت کے پہلے سال ادا کی گئی۔عید کی مشروعیت کے حوالے سے ایک حدیث ملاحظہ کریں: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو اُس وقت اہل مدینہ کے لیے دو دن کھیل کود کے مقرر تھے۔تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اِن دنوں سے بہتر دو دن تمہیں عطا کر دیے: عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔'' (ابوداوٗد)

عید الفطر کی رات کی فضیلت

رمضان کے اختتام پر آنے والی یہ رات خصوصی برکتوں اور سعادتوں کی حامل ہے اور یہ وہ رات ہے جس میں ماہِ صیام میں ہمہ وقت عبادت کرنے والوں کو اجر وثواب ملتا ہے اور اس دن مزدور کو اس کی مزدوری دی جاتی ہے۔احادیث مبارکہ میں اس رات کی بہت فضیلت بیان ہوئی ہے۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میری امت کو رمضان المبارک میں پانچ ایسی خصوصیات عطا کی گئی ہیں جو اس سے قبل کسی اُمت کو عطا نہیں کی گئیں...... (ان میں سے پانچویں خصوصیت یہ ہے کہ) آخری رات میں (روزہ داروں) کو بخش دیا جاتا ہے''۔ایک صحابیؓ نے کہا: یا رسول اللہ کیا وہ رات لیلۃ القدر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ جب مزدور اپنے کام سے فارغ ہوتا ہے تو اسے پورا اجر دے دیا جاتا ہے۔'' (مسند احمد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین،متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آخری رات سے مراد عیدالفطر کی رات ہے اس لیے کہ اس رات روزہ کا عمل ختم ہوتا ہے اور اسی رات روزے داروں کو ان کے اعمال کا اجر وثواب مل جاتا ہے۔

عیدالفطر کے دن کی فضیلت

عیدالفطر کی رات کی طرح اس کے دن کی بھی بہت فضیلت ہے اور یہ دن دعاؤں کی قبولیت کا دن ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب عیدالفطر کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اپنے ملائکہ کے سامنے فخر کرتا ہے اور انہیں مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو! اس اجیر (مزدور) کی جزا کیا ہے جس نے اپنے ذمے کا کام پورا کر دیا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! اس کی جزا یہ ہے کہ اس کی مزدوری اسے پوری پوری دے دی جائے۔ اللہ تعالیٰ جواب دیتا ہے کہ اے میرے ملائکہ! میرے ان بندوں نے اپنا وہ فرض ادا کر دیا جو میں نے ان پر عائد کیا تھا۔ پھر اب یہ گھروں سے (عید کی نماز ادا کرنے اور) مجھ سے گڑگڑا کر مانگنے کے لیے نکلے ہیں، قسم ہے میری عزت اور میرے جلال کی، میرے کرم اور میری بلند شان کی، اور میری بلند مقامی کی، میں ان کی دعائیں ضرور قبول کروں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے: جاؤ میں نے تمہیں معاف کر دیا اور تمہاری برائیوں کو بھلائیوں سے بدل دیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''پھر وہ (عیدگاہ سے) اس حالت میں پلٹتے ہیں کہ انہیں معاف کر دیا جاتا ہے۔'' (سنن بیہقی)

عیدالفطر کے دن کے مستحب اعمال

عیدالفطر کے دن کی فضیلت کے ساتھ ساتھ اس دن کرنے کے بہت سے مستحب اعمال ہیں جن کو احادیث کی روشنی میں ذیل میں بیان کیا جاتا ہے:

۱. حجامت (بالوں کی کٹنگ) کروانا
۲. ناخن کاٹنا
۳. مسواک کرنا
۴. غسل کرنا
۵. نئے یا کم از کم صاف کپڑے پہننا
۶. خوشبو لگانا
۷. عیدگاہ جانے سے پہلے طاق کھجوریں یا میٹھی چیز کھانا

۸. صدقۂ فطر ادا کرنا
۹. عیدگاہ کی طرف جلدی جانا
۱۰. عیدگاہ کی طرف پیدل جانا
۱۱. راستے میں تکبیر کا ورد کرنا
۱۲. ایک دوسرے کو مبارک دینا
۱۳. راستہ بدل کے واپس آنا

عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی نماز کا طریقہ

امام لوگوں کو دو رکعت اس طرح پڑھائے کہ پہلے تکبیر تحریمہ کہے، پھر ثنا پڑھے، پھر تین زائد تکبیریں کہے جن میں سے پہلی دو پر ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر چھوڑ دے اور تیسری دفعہ ہاتھ باندھ لے۔ پھر سورۃ الفاتحہ اور کوئی سورت پڑھے اور رکوع اور سجدہ کر کے دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو۔ دوسری رکعت میں پہلے سورۃ الفاتحہ اور کوئی سورت پڑھے، پھر تین زائد تکبیریں کہے جن میں سے ہر تکبیر پر ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر چھوڑ دے اور چوتھی تکبیر (جو دراصل رکوع کی تکبیر ہے) پر رکوع میں چلا جائے۔ پھر باقی نماز عام نمازوں کی طرح پوری کرے۔ نماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے، اس کے بعد دعا کرائے۔

عید کی نماز کے بارے میں چند مسائل

۱. عید کی نماز کی نیت اِن الفاظ میں کرے: میں نیت کرتا ہوں دو رکعت عیدالفطر (یا عیدالاضحیٰ) واجب مع چھ زائد تکبیرات کے، پیچھے اس امام کے۔

۲. اگر کوئی شخص زائد تکبیرات کے بعد نماز میں شامل ہوا تو اُسے چاہیے کہ تکبیر اولیٰ کے بعد تین تکبیرات کہے اور امام کے ساتھ شامل ہو جائے۔ اگر امام رکوع میں ہو تب بھی جلدی سے تکبیرات کہہ کر رکوع میں چلا جائے۔ اور اگر اس کی تکبیرات رہ جائیں اور وہ رکوع میں شامل ہو جائے تو امام کی پیروی کرے اور تکبیرات کو چھوڑ دے۔

۳. اگر کوئی شخص دوسری رکعت میں نماز میں شامل ہوا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد اُس رکعت کو پڑھے مگر پہلے سورۃ الفاتحہ اور تلاوت کرے اور بعد میں تین تکبیرات کہے۔

۴. اگر کوئی شخص عید کی جماعت میں شامل نہیں ہو سکا تو اب اس نماز کو الگ نہیں پڑھ سکتا اور نہ اس کی کوئی قضا یا کفارہ ہے، البتہ اس شخص کو استغفار کرنا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین،متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعارفِ مؤلّف

نام: حافظ محمد زاہد

والد: منور حسین

تاریخ پیدائش: 15 مارچ 1983

تعلیم: ۞ حفظِ قرآن

جامعہ مخزن العلوم' کراچی۔ 1992 تا 1994

۞ فاضل درسِ نظامی

جامعہ عثمانیہ' ماڈل ٹاؤن' لاہور / وفاق المدارس العربیہ

سیشن: 1996 تا 2003

۞ ایم اے علومِ اسلامیہ

پنجاب یونیورسٹی' لاہور۔ سیشن: 2005 تا 2007

ایڈیٹرشپ: رسالہ ''البدر'' شعبہ علوم اسلامیہ' پنجاب یونیورسٹی' لاہور۔ 2006 میں بطور ایڈیٹر اور 2007 میں بطور چیف ایڈیٹر

ملازمت: ادارتی معاون' قرآن اکیڈمی' لاہور

آفس اسسٹنٹ' انرجی ڈیپارٹمنٹ' لاہور

مطبوعہ کتب: ۞ مذاہبِ عالم میں شادی بیاہ کی تعلیمات (صفحات 272)

۞ روزہ' صدقہ فطر اور عید الفطر: فضائل اور مسائل (صفحات 32)

۞ نبی آخر الزماں ﷺ کا حلیہ مبارک (زیرِ طبع)

مضامین: اسلامی اور معاشرتی موضوعات پر مشتمل (مدلل انداز و بیان میں) 19 مضامین مختلف رسالوں میں (39 بار) شائع ہو چکے ہیں۔

پتا: مکان نمبر 55' بلاک "C" جوہر ٹاؤن' لاہور

فون نمبرز: +92 321 4291904

+92 423 5162866

ای میل: pmzahids@yahoo.com

ویب: www.facebook.com/pmzahid

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

زیرِ نظر کتابچہ ''روزہ' صدقہ فطر اور عید الفطر: فضائل اور مسائل'' دراصل میرے چار مضامین (بعنوان: ① روزہ: آفاقیت' احکام' فضائل اور آسانیاں ② روزے کے 100 مسائل ③ صدقہ فطر: احکام وفضائل ④ عید الفطر: احکام وفضائل) پر مشتمل ہے جو مختلف رسالوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ اِن کی افادیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اور بعض دوستوں کے توجہ دلانے پر ان مضامین کو نظر ثانی کے بعد یکجا کر کے ایک کتابچہ کی شکل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس کتابچہ میں اگر کوئی غلطی دیکھیں یا بہتری کی کوئی گنجائش محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میری اس کاوش کو قبول فرما کر ہم سب کے لیے دنیا اور آخرت کی کامیابیوں کا ذریعہ بنائے۔ آمین یا رب العالمین!

جون 2012ء / شعبان 1433ھ — حافظ محمد زاهد

H.No. 55, Block "C", Johar Town, Lahore. Res. # 0423-5162866

Cell # 0321 4291904 - Email: pmzahids@yahoo.com

Web: www.facebook.com/pmzahid

پرنٹ لائن

نام کتاب: روزہ' صدقہ فطر اور عید الفطر: فضائل اور مسائل

مصنف: حافظ محمد زاہد

طبع اول (جون 2012ء): 1100

ناشر و زیرِ اہتمام: منور پبلی کیشنز' لاہور

ملنے کا پتا: 55' بلاک "C" جوہر ٹاؤن' لاہور

فون: 03214291904

قیمت: 30 روپے

جملہ حقوق محفوظ

ISBN: 978-969-9781-01-8

محکم دلائل وبراہین سے مزین،متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رمضان المبارک 1433ھ

جولائی/اگست 2012ء

اوقات سحر وافطار

رمضان	جولائی	سحری	افطار	رمضان	اگست	سحری	افطار
1	20	3:37	7:07	16	4	3:51	6:57
2	21	3:38	7:07	17	5	3:52	6:56
3	22	3:39	7:06	18	6	3:53	6:55
4	23	3:40	7:05	19	7	3:54	6:54
5	24	3:41	7:05	20	8	3:55	6:53
6	25	3:42	7:04	21	9	3:56	6:53
7	26	3:42	7:04	22	10	3:56	6:52
8	27	3:43	7:03	23	11	3:57	6:51
9	28	3:44	7:02	24	12	3:58	6:50
10	29	3:45	7:02	25	13	3:59	6:49
11	30	3:46	7:01	26	14	4:00	6:48
12	31	3:47	7:00	27	15	4:01	6:47
13	یکم اگست	3:48	6:59	28	16	4:02	6:46
14	2	3:49	6:59	29	17	4:03	6:45
15	3	3:50	6:58	30	18	4:04	6:43

نذیر میو اینڈ برادر

ہارڈویئر اینڈ آئرن سٹور

پروپرائٹر: نذیر میو عمران خان

پتہ بیدیاں روڈ ہیئر لاہور

النصر ایسوسی ایٹس

پروپرائٹر: نذیر حسین گجر

(ڈاکٹر محمد حنیف بھٹی' [redacted]

پتہ: [redacted]